Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار
12 جون 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۴

جلد 45-80 نمبر 129 | سوموار 13 محرم 1416ھ' 12 احسان 1374ھش' 12 جون 1995ء

دعا کو دل نہ چاہے تو اس کیلئے بھی دعا کرو

اگر دعا کو دل نہ چاہے اور پورا خشوع خضوع دعا میں حاصل نہ ہو تو اس کے حصول کے واسطے بھی دعا کرے اور اس بات سے ابتلا میں نہ پڑے کہ میری دعا تو صرف زبان پر ہی ہوتی ہے دل سے نہیں نکلتی۔ دعا کے جو لفظ ہوتے ہیں ان کو زبان سے ہی کہتا رہے آخر استقلال اور صبر سے ایک دن دیکھ لے گا کہ زبان کے ساتھ اس کا دل بھی شامل ہو گیا ہے اور عاجزی وغیرہ لوازمات دعا میں پیدا ہو جائیں گے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

انجام کے نیک ہونے کے لئے مجاہدہ اور دعا کرنی چاہیئے اور ہر وقت لرزاں ترساں رہنا چاہیئے۔ (صاحب ایمان) کو اعتقاد صحیح رکھنا اور اعمال صالحہ کرنے چاہئیں اور اس کی ہمت اور سعی اللہ تعالیٰ کی رضا اور وفاداری میں صرف ہونی چاہیئے۔

(صاحب ایمان) کی صحیح رؤیا کی تعبیر یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق ہو۔ اس کے اوامر نواہی اور وصایا میں پورا اترے اور ہر مصیبت و ابتلاء میں صادق مخلص ثابت ہو۔ یاد رکھو ابتلاء بھی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک ابتلاء (دینی) اوامر و نواہی کا ہوتا ہے۔ دوسرا ابتلاء قضا و قدر کا ہوتا ہے (-)

پس اصل مردِ میدان اور کامل وہ ہوتا ہے جو ان دونو قسم کے ابتلاؤں میں پورا اترے۔ بعض اس قسم کے ہوتے ہیں کہ اوامر و نواہی کی رعایت کرتے ہیں لیکن جب کوئی ابتلاء مصیبت قضا و قدر کا پیش آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا شکوہ کرتے ہیں۔ ایسا ہی بعض فقیر دیکھے گئے ہیں کہ ہمیں نفس کشی کی اس قدر مشق ہے کہ سارے دن میں صرف ایک مرتبہ سانس لیتے ہیں لیکن وہ ابتلاء کے وقت بہت ہی بودے اور کمزور ثابت ہوتے ہیں۔ قوی وہی ہے جو اعتقاد صحیح رکھتا ہو۔ اعمال صالحہ کرنے والا ہو اور مصائب و شدائد میں پورا اترنے والا ہو اور یہی جوانمردی ہے۔

(ملفوظات جلد سوئم صفحہ ۶۳۸)

اپنے ذکر الٰہی کی نگرانی اور حفاظت کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

بازاروں میں جب کہ تجارت کا ماحول ہے لوگ جو بازار میں سودا خریدنے جاتے ہیں کم ہی ہوں گے جنہیں خدا یاد آتا ہو گا۔ عورتیں ہیں ان کو کسی اور عورت کے کپڑے یاد آ رہے ہوتے ہیں کہ ایسی چیزیں میں نے وہاں دیکھی تھیں اگر وہ فرنیچر کی دکان میں ہیں تو کسی کے گھر کا فرنیچر یاد آ رہا ہوتا ہے کہ اتنا اچھا ہم نے وہاں دیکھا تھا اس سے بڑھ کر خوبصورت چیز خریدیں۔ غرضیکہ ہر شخص کو اپنے اپنے ذوق کے مطابق کچھ چیزیں ضرور یاد آتی ہیں اور وہ شاپنگ میں یعنی سودا خریدنے میں اس کے لئے راہنمائی کا کام کر رہی ہوتی ہیں۔ گویا کہ ایک دوست اندر اندر ان کو مشورے دے رہا ہوتا ہے کہ ہاں یہ ویسی چیز ہے یہ ویسی نہیں ہے اس لئے اس معاملے میں یہ طریق اختیار کرنا چاہیئے تو ہر شخص اپنے جذبات' اپنے دماغ کا تجزیہ کر کے دیکھے تو وہ معلوم کرے گا کہ جو میں بتا رہا ہوں بالکل درست اسی طرح ہوتا ہے۔ خدا کو کتنے یاد کرتے ہیں یا خدا سے غافل لوگوں کو دیکھ کر کتنے ہیں جن کے دل میں درد پیدا ہو جاتا ہے یہ کیسی دنیا ہے۔ دنیا کے ہنگامے' تجارتوں میں مصروف' تجارتوں کی خاطر جھوٹ بولے جا رہے ہیں۔ ملمع کاریاں ہو رہی ہیں اور اس طرح گرتے ہیں جیسے مکھی گند پر گرتی ہے۔ اس طرح لوگ ان چیزوں پہ ٹوٹے پڑتے

باقی صفحہ ۷ پر

اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعا میں لگے رہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

○ جماعت کے ایسے ذہین' ہونہار خدمت دین کا شوق رکھنے والے نوجوان جو زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینا چاہتے ہوں اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر / صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید کو ارسال کریں۔

۱۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے امیدوار کا فرسٹ ڈویژن میٹرک ہونا ضروری ہے تاہم فرسٹ ڈویژن سے کم نمبر لینے والوں کے لئے ایک ماہ کا کورس مقرر کیا جائے گا جس کے بعد امتحان ہو گا اور Apptitude Test ہو گا اس میں کامیابی کی بناء پر داخلہ کنفرم ہو گا۔

۲۔ امیدوار انٹرویو بورڈ کے تحریری و زبانی امتحان میں پاس ہو۔

۳۔ کلام الٰہی ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا جانتا ہو۔

۴۔ مقامی امیر کی سفارش امیدوار کے حق میں ہو۔

۵۔ میٹرک پاس امیدوار کی عمر کی حد ۱۷ سال اور ایف اے / ایف ایس سی کے لئے ۱۹ سال ہے۔

۶۔ امیدوار کے تفصیلی طبی معائنہ کی رپورٹ تسلی بخش ہو (جو کہ فضل عمر ہسپتال میں ہو گا) رزلٹ کا انتظار نہ کریں داخلہ کے لئے انٹرویو ۲۰-۸-۹۵ کو ہو گا جب نتیجہ نکل آئے تو اس کی فوٹو کاپی فوری طور پر ارسال کر دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

سانحہ ارتحال

○ مکرم منور احمد صاحب (جو مکرم نعیم احمد صاحب 89/A بلاک Q نارتھ ناظم آباد کراچی کے والد تھے) حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے مورخہ ۱۲۔ مئی ۹۵ء کو وفات پا گئے۔ ان کا جنازہ بیت النور میں ادا کیا گیا اور احمدیہ قبرستان کراچی میں تدفین کے بعد مکرم عبدالرحیم بیگ صاحب نائب امیر جماعت کراچی نے دعا کروائی۔ آپ محترم جان محمد صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نواسے اور مکرم باؤ محمد شفیع صاحب کے اکلوتے بیٹے تھے۔ احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ زوجہ ماسٹر رشید احمد اسلم صاحب محلہ نصرت آباد ربوہ مورخہ ۲۶-۵-۹۵ کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملیں۔ احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

12- احسان 1374 ھش 12 - جون 1995ء

قدم بہ قدم چلئے

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی ہر چیز کے مدارج رکھے گئے ہیں- اور آخری حد تک پہنچنے کے لئے پہلے ابتدائی مدارج میں سے گذرنا اور ان کا طے کرنا ضروری ہے اور پہلے تعریف معلوم ہونی ضروری ہے- مثلاً علم کی تعریف جب تک نہ معلوم ہو تو علم میں ترقی ہونا ناممکن ہے- مثلاً اگر کوئی شخص یہ خیال کرے کہ ایم- اے کی کتب ہی علم ہے- بی- اے کا علم نہیں- یا بی- اے- کا علم ہے- ایف- اے- کا علم نہیں یا- ایف- اے- کا علم ہے- انٹرنس کا علم نہیں- اسی طرح ابتدائی قاعدہ کے متعلق جو سمجھتا ہے کہ یہ علم نہیں تو ایسا آدمی جو قاعدہ کو علم نہیں سمجھتا بلکہ ایم- اے- یا بی- اے- یا ایف- اے- یا انٹرنس کو ہی علم سمجھتا ہے کبھی علم حاصل نہیں کر سکتا- کیونکہ قاعدہ بھی علم ہے- اور دوسرے مدارج بھی علم ہیں اور آخری مدارج اسی وقت طے ہو سکتے ہیں جب پہلے درجے طے ہوں- لیکن جو شخص اس غلط فہمی میں مبتلا ہو گا وہ مایوس ہو جائے گا- اور علوم کے حاصل کرنے سے رہ جائے گا- ایک شخص جو نشانہ لگانے والے کو دیکھتا ہے اور موقعہ پر مارنا ہی نشانہ سمجھتا ہے- جب وہ ابتداً بندوق اٹھائے گا- تو صحیح اور اعلیٰ درجے کا نشانہ نہیں لگا سکے گا- اس لئے مایوس ہو کر آئندہ بندوق چلانا چھوڑ دے گا- لیکن اگر وہ جانتا ہو کہ بندوق کا اٹھانا بھی ایک علم ہے اور شست لگانا بھی ایک علم ہے- لیکن اگر وہ جانتا ہو گا کہ بندوق چلانا بھی ایک علم ہے جو درجہ بہ درجہ آتا ہے- تو پھر اگر اس کی گولی اس سمت کو جاتی ہے جدھر چلائی گئی ہے تو اس کے لئے کوئی مایوسی کی بات نہیں- کیونکہ وہ ترقی اور کمال پر پہنچنے کے قریب ہو رہا ہے- پس بہت سے لوگ مقصد حاصل کرنے سے محروم اس لئے رہتے ہیں کہ وہ بڑے درجے کو آگے رکھتے ہیں اور پھر اس کو ناممکن خیال کر کے مایوس ہو جاتے ہیں"-

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ ہر قدم کے بعد کا قدم کسی حد تک مشکل نظر آتا ہے- لیکن اس مشکل پر قابو پانے ہی سے قدم بقدم آگے چلا جا سکتا ہے- اکثر لوگ اپنے کام کو درمیان میں اس لئے چھوڑ دیتے ہیں کہ انہیں پوری کامیابی نظر نہیں آتی- انہیں چاہئے کہ وہ جہاں پہنچے ہیں اس حد تک کی کامیابی کو پیش نظر رکھیں اور جہاں انہیں پہنچنا ہے وہاں تک پہنچنے کے لئے قدم بقدم آگے بڑھتے رہیں اس طرح آگے بڑھنے سے وہ اپنی منزل کو پا لیں گے- پس جیسا کہ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا ہے ہر چیز دنیا میں درجہ بدرجہ آگے بڑھتی ہے- اگر انسان اس لئے مایوس ہو جائے کہ وہ پہلے ہی قدم پر یا پہلے چند قدموں کے بعد منزل پر نہیں پہنچ گیا تو یہ مایوسی اسے ناکامی کی طرف لے جائے گی اور اپنی اس ناکامی کا وہ خود باعث ہو گا-

تیرے قبضہ میں ہیں دل، دل کو بدل دے اے خدا
جو بھی نیکی پر ہیں مائل، تُو نے ہی مائل کیا
کیا ہوا، امن و اماں کو ہو گئی ہے مات کیوں
ہر گلی کوچے میں ہے جنگ و جدل کی اب فضا

ابوالاقبال

O

شوقِ نظارہ بھی ہو لذتِ دیدار بھی ہو
دل میں اک زخم بھی ہو زخم میں اک خار بھی ہو

دل اگر ہو تو کوئی دل کا خریدار بھی ہو
غم اگر ہو تو الٰہی کوئی غم خوار بھی ہو

سیرتِ صبر میں ہو شعلۂ غیرت کی جھلک
جلوۂ نور میں سوزِ شررِ نار بھی ہو

ابرِ رحمت تو برستا ہے مگر شرط یہ ہے
طلبِ عفو بھی ہو گریۂ اسحار بھی ہو

واعظو خلوت و جلوت میں نہیں تم یکساں
تم اگر یار کسی کے ہو تو عیّار بھی ہو

جوشِ مِلّی کے لئے چاہئے تقویٰ کا لباس
تیغِ خونخوار بھی ہو دستِ نگہدار بھی ہو

سر بکف سینکڑوں ہیں کون ہے شمشیر بکف
دل تو لاکھوں ہیں کوئی لینے کو تیار بھی ہو

مئے الفت کے لئے چاہئے عالی ظرفی
ایسا بیہوش ہو انسان کہ ہوشیار بھی ہو

امتیازِ حق و باطل بھی رہے کچھ اے شوخ
کچھ گِلہ میرا تو کچھ شکوۂ اغیار بھی ہو

محمد ذوالفقار علی خان گوہر

پیدائش انسانی کی غرض عبادت الٰہی ہے

تم اس بات کو سمجھ لو کہ تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے لئے بن جاؤ- دنیا تمہاری مقصود بالذات نہ ہو- میں اس لئے بار بار اس امر کو بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جس کے لئے انسان آیا ہے اور یہی بات ہے جس سے وہ دور پڑا ہوا ہے- میں یہ نہیں کہتا کہ دنیا کے کاروبار چھوڑ دو بیوی بچوں سے الگ ہو کر کسی جنگل یا پہاڑ میں جا بیٹھو- (دین حق) اس کو جائز نہیں رکھتا اور رہبانیت دین حق کا منشاء نہیں (دین حق) تو انسان کو چست اور ہوشیار اور مستعد بنانا چاہتا ہے-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

پھر (حضرت ابراہیمؑ نے) عرض کیا (....) کہ اے خدا! میں نے اپنی اولاد کو' اپنی اس پیاری اولاد اسماعیل کو اس بے آب و گیاہ وادی میں ایک ایسے لق و دق صحرا میں جہاں کچھ بھی نہیں اگتا تیرے مقدس گھر کے قریب اس لئے چھوڑا (-) کہ یہ لوگ تیری عبادت کریں۔

ان کے لئے جو یہ دعا مانگی تھی کہ ان کو پھل دینا' ان پر رحمتیں کرنا۔ (پہلی دعا میں یہ ذکر تھا) وہ ثانوی باتیں ہیں--- میرا مقصد اصل یہ تھا کہ تیرے گھر کے قریب میں ان کو چھوڑوں تاکہ اس گھر کے مقاصد کو یہ پورے کرنے والے ہوں - (-)

پس اس وجہ سے لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کر کہ یہ تیرے عبادت گزار بندے ہیں ورنہ اگر تیرے عبادت گزار بندے نہ ہوں تو ان کو پھل کھلوانے میں مجھے کوئی دلچسپی نہیں۔ مجھے تو یہی دلچسپی تھی کہ قیامت کے دن تو بخش سکتا ہے تو ضرور بخش جہاں تک دنیا کے پھلوں کا تعلق ہے تو نے وعدہ تو کر دیا ہے مگر میں عرض کروں کہ ابھی بھی مجھے اس میں کوئی دلچسپی نہیں۔ دنیا میں ان کو کچھ دے نہ دے لیکن جو نیک بندے ہیں' جو عبادت کرنے والے ہیں ان کی طرف دلوں کو ضرور مائل فرمانا اور ان کے لئے لوگ دور دور سے طرح طرح کے تحائف لے کر آئیں' ہر قسم کے پھل ان تک پہنچیں - (-) تاکہ وہ لوگ تیرے شکر گزار بنیں۔ ان نعمتوں کو دیکھیں اور بار بار تیرا شکر ادا کریں کہ اے خدا! محض تیرے پیار کا اظہار ہے کہ لوگوں کے دل ہماری طرف مائل ہوئے ورنہ ہماری کیا حیثیت تھی۔

(-) حضرت ابراہیمؑ کا مقام آپ کی دعاؤں پر غور کرنے سے مزید ابھرتا چلا جاتا ہے۔ یہ عرض کیا کہ اے خدا میری نیت پاک ہے۔ مجھے تو یہ دلچسپی تھی کہ عبادت کرنے والے ہوں۔ ظاہری رزق میں مجھے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ بعض دفعہ انسان اپنی مخفی نیتوں سے خود بھی واقف نہیں ہوا کرتا۔ خدا کے حضور یہ دعویٰ کرنا بہت بڑی بات ہے کہ میں اس نیت سے کر رہا ہوں اور فلاں نیت سے نہیں کر رہا تو فوراً عرض کیا (-) اے خدا! تو جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں اور جن باتوں کا ہم اظہار کرتے ہیں۔ مطلب ہے ہم اچھی نیتیں کہہ بھی دیں۔ اچھی باتیں تیرے حضور عرض کر رہے ہوں کہ ہم یہ یہ نیکیاں پیش نظر رکھتے ہوئے دعائیں کر رہے ہیں پھر بھی احتمال موجود ہے کہ بعض مخفی ارادے برے ہوں۔ بعض مخفی نیتیں گندی ہوں یا نفسانی ہوں۔ اس لئے میں تیرے حضور یہ عرض کرتا ہوں کہ میں اپنے متعلق کسی بھی براءت کا اقرار نہیں کرتا۔ میں جانتا ہوں کہ مجھے جو نیت صفا دکھائی دے رہی ہے اس کے پیچھے پھر بھی ممکن ہے کہ کوئی ایسا مخفی بد ارادہ موجود ہو اس کے لئے تو مجھ سے رحمت کا سلوک فرمانا۔ یعنی اپنی عاجزی کا اظہار ہے اور احتمالی گناہوں کا اقرار ہے۔ (-) میں کیا چیز ہوں۔ اے خدا! تو تو وہ ہے جس سے آسمانوں اور زمین میں کوئی چیز بھی مخفی نہیں ہے۔ (-) ہر تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے اس بڑھاپے کی عمر میں مجھے اسماعیلؑ اور اسحاقؑ جیسی اولاد عطا فرمائی۔ اور یہ وہ اولاد ہے جو نیک اولاد کی طلب کے نتیجے میں عطا ہوئی اور جس نے ثابت کر دیا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نیت اندر تک پاک تھی۔ پس بظاہر یہ نہیں فرمایا گیا لیکن جب اس مضمون کو آپ اکٹھا ملا کر پڑھیں تو خدا کی طرف سے یہ گواہی بھی ساتھ دے دی گئی ہے کہ ابراہیمؑ تو اپنے عجز میں کہہ رہا تھا کہ جہاں تک میں جانتا ہوں میری نیت صاف ہے لیکن تو بہتر جانتا ہے' ساتھ ہی اس نے ایک ایسی بات کہی جس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی نیت کو جانتا تھا اور اس کی نیت کی پاکی کے مطابق اس سے سلوک فرمایا کیونکہ جس نیک اولاد کے متعلق اس نے کہا کہ میں تجھ سے نیک اولاد مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ نے وہ نیک اولاد عطا فرما کر بتا دیا کہ تیری نیت پاک تھی چنانچہ اس کو اسماعیلؑ دیا۔ پھر اسحاقؑ دیا۔ (-) چنانچہ ابراہیمؑ خود اقرار کر جاتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے دماغ وہاں پہنچا ہے تو خود ہی بات بھی سمجھ آگئی ہے۔ عاجزی کے معاً بعد اللہ تعالیٰ نے سمجھا بھی دیا ہے کہ ابراہیم تو کیوں اپنی نیتوں کے متعلق ڈر رہا ہے۔ اپنی اولاد کے منہ تو دیکھ۔ کتنے پاک چہرے ہیں۔ ان کے وجودوں پر نظر کر۔ کیا یہ تیری دعاؤں کا ثمرہ نہیں ہیں۔ اگر ہیں تو پھر الحمد پڑھ اور خدا کا شکر ادا کر اور اس کی حمد کے گیت گا اور یہ کہہ (-) کہ دیکھو دیکھو میرا رب بہت ہی دعا سننے والا ہے۔ اور اس دعا کی مقبولیت کے نشان کے طور پر اس نے مجھے ایسی پاک اولاد عطا فرمائی۔

یہ ویسی ہی دعا ہے جیسے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اپنے شعروں میں کہا کہ ؎

بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
(-)

پس بار بار اللہ تعالیٰ اپنے پاک بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے اور ان کی دعاؤں کے مطابق پھل لگاتا ہے اور جب وہ پھل نکلتے ہیں تو بتاتے ہیں کہ ہاں وہ دعائیں بھی سچی تھیں اور یہ پھل بھی سچے نکلے۔

اب میں آخر پر (گو مضمون کا ابھی آخر تو نہیں آیا' ابھی کافی ہے لیکن باقی آئندہ (اللہ نے چاہا تو) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہی ایک دعا پڑھتا ہوں۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا کی (-) کہ اے خدا مجھے اور میری اولاد کو نماز پر قائم رکھ (-) اور ہمارے رب ضرور ہماری دعا قبول کر لے۔ (-) اے خدا مجھے بھی بخش دے اور میرے والدین کو بھی بخش دے۔ اور (ایمان والوں) کو بھی بخش دے (-) جس دن حساب کتاب کیا جائے گا۔

یہاں یہ مضمون بیان کیا گیا ہے کہ باوجود اس کے کہ پیدائش سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دعا مانگی تھی کہ میں نیک اولاد چاہتا ہوں۔ نماز پڑھنے والی اولاد چاہتا ہوں۔ اسی لئے میرے گھر کے پاس جہاں نہ پانی تھا نہ خوراک کا کوئی انتظام تھا' اپنے نوزائیدہ بچے کو چھوڑ دیا کہ وہ تیری عبادت کرے اگر غذا کی اور دنیاوی لذتوں کی خواہش ہوتی تو ان آباد جگہوں سے لے کر اس ویران جگہ میں کیوں آتا۔ یعنی اس میں نیت کی صداقت کتنی گہری اور کتنی صفائی کے ساتھ ظاہر ہو رہی ہے اور اس دعا کو خدا نے قبول بھی فرما لیا۔ اس کے باوجود جب تک زندگی کا سانس ہے یہ دعا جاری رہنی چاہئے کیونکہ عبادت پر قائم ہونے کے باوجود عابدوں کے لئے بھی امتحانات آیا کرتے ہیں اور ٹھوکر کے مواقع پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ بعض ایسے عبادت کرنے والوں کا ذکر احادیث میں بھی ملتا ہے کہ عمر بھر عبادت کی مگر کسی موقعہ پر کسی وجہ سے ٹھوکر کھا کر ہمیشہ کے لئے خدا سے دور جا پڑے۔

پس عبادت کرنے والے کو تکبر سے باز رکھنے کے لئے اور خدا کی خوش خبریاں پانے کے باوجود انکسار کے ساتھ خدا کے حضور یہ عرض کرتے رہنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ جو کچھ ہم نے عبادت میں حاصل کیا ہے جب تک زندگی کا سانس ہے اسے خطرہ ہے۔ یہ تیری طرف سے ایک دولت اور نعمت ہے تو سہی لیکن نعمتیں بھی تو ضائع ہو جایا کرتی ہیں۔ اس لئے ابراہیم علیہ السلام خود پہلے اپنے لئے دعا کرتے ہیں۔

(-) اے خدا مجھے بھی نماز قائم کرنے والا بنا۔

اب بتائیں آج کل کوئی شخص اگر بظاہر نماز پر قائم ہو چکا ہو تو اس کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نماز پر قائم ہونے سے بھلا کیا مقابلہ؟ کوئی نسبت ہی نہیں ہے لیکن بعض نمازی آجکل کی اس دنیا میں بڑا تکبر کر جاتے ہیں۔ ہمیں اور کیا چاہئے ہم نماز پڑھتے ہیں اور خوب سختی سے نماز پر قائم ہیں حالانکہ سختی سے قائم ہونا اور چیز ہے اور دل کی نرمی کے ساتھ نماز پر قائم ہونا اور چیز ہے لیکن ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نمونہ (-) بتاتا ہے کہ نماز پر قائم ہونا محفوظ مقام نہیں ہے جب تک انسان آخری سانس نہ لے اور خدا اپنی طرف نہ بلا لے۔ پس اس دعا کو اس مضمون کو سمجھنے کے بعد ادا کیا کریں اور خدا کے حضور اپنی عبادتوں کو فخر کے ساتھ پیش نہ کریں بلکہ عاجزی اور انکسار کے ساتھ ڈرتے ڈرتے پیش کریں اور دنیا کی طرف نگاہ ڈالیں کہ اس دنیا میں بھی یہی ہوتا چلا آیا ہے اور آج بھی یہی ہوتا ہے کہ بعض دفعہ بڑے بڑے امیر' بڑے بڑے دولت مند اچانک ایسے مصائب کا اور حوادث کا شکار ہو جاتے ہیں کہ کچھ باقی نہیں رہتا۔ ساری دولتیں مٹ جاتی ہیں جو کچھ کمائی تھی وہ سب ختم ہو گئی تو اگر دنیا کی دولتیں محفوظ نہیں ہیں تو روحانی دولت بھی ان معنوں میں محفوظ نہیں ہے۔ اگر کوئی بلا پڑے گی تو بلا ان نعمتوں کو تباہ بھی کر سکتی ہے۔ اس لئے دعا ہی کے ذریعے ان نعمتوں کی حفاظت کی مدد مانگنی چاہئے۔ (-) اے خدا مجھے بھی بخش دے' میرے والدین کو بھی۔ یہاں توازن پیدا کیا گیا ہے اور اولاد کے لئے جو دعا مانگی گئی تو اس کے مقابل پر فرمایا والدین کو بھی یاد رکھا کرو۔ والدین کے لئے بھی دعا کیا کرو۔ (میرے والدین کو بھی) میں نماز کے قیام کی دعا نہیں کیونکہ وہ فوت ہو چکے ہیں اور اکثر صورتوں میں ہو چکے ہوتے ہیں یا بعض صورتوں میں فوت ہو چکے ہوتے ہیں۔ اس لئے والدین کے لئے قیام نماز کی دعا نہیں ملے گی بلکہ بخشش کی دعا ملے گی۔ (-) (اہل ایمان) کے لئے بھی۔ (-) جس دن کہ حساب کتاب کیا جائے۔

یہ ایک ایسا مضمون ہے جس کے متعلق آئندہ کبھی گفتگو کی ضرورت پیش آئے گی کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے والد کے لئے جو دعا کی تھی جس کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کو خصوصی اجازت دی گئی تھی تو اس کے بعد پھر اس دعا کا کیا مطلب ہے کہ (-) میرے والدین کے لئے بھی۔ کیا یہ وہی دعا ہے اس کے بعد خدا نے منع فرمایا یا یہ دعا کوئی اور مفہوم رکھتی ہے اور اسی طرح حضرت نوح کی دعا بھی ہمیں انہیں لفظوں میں ملتی ہے کہ (-) مجھے بھی بخش دے اور میرے والدین کو بھی بخش دے (-)

(ذوقِ عبادت اور آدابِ دعا ص ۲۴۹ تا ۲۵۴)

خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لایا جاوے

سعادت اسی میں ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لایا جاوے اور اس کو حاضر و ناظر یقین کیا جاوے اور اس کی عین موجودگی کا تصور دل میں رکھ کر ہر ایک بدی و ناراستی سے پرہیز کیا جاوے۔ یہی بڑی دانش و حکمت ہے اور یہی معرفت الٰہی کا سیراب کرنے والا شیریں سوتہ ہے جس سے اور جس کے لئے اہل اللہ ایک ریگستان کے پیاسے کی طرح آگے بڑھ کر خوش مزگی سے پیتے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(حضرت چوہدری صاحب کی کتاب میری والدہ میں سے)

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی والدہ

محترمہ کی بیماری کا تشویشناک صورت اختیار کرنا

شملہ پہنچ کر ڈاکٹر صاحب کو بلایا- انہوں نے کہا تکلیف تو خون کے دباؤ کی ہے- لیکن صحیح علاج اس وقت تک تجویز نہیں ہو سکتا- جب تک بیماری کے پہلے مراحل کی تفصیل معلوم نہ ہو- خون وغیرہ کا معائنہ کرنے سے معلوم ہوا کہ گردے بھی ٹھیک کام نہیں کر رہے- بہرحال جو علاج تجویز ہوا وہ شروع کر دیا گیا- لیکن کمزوری آہستہ آہستہ بڑھتی گئی-

شملہ پہنچ کر پہلی رات ہی والدہ صاحبہ نے رؤیا میں دیکھا کہ والد صاحب تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں- میں آپ کے لئے پالکی لے آیا ہوں- اب آپ جس وقت تیار ہو جائیں ہم روانہ ہو جائیں- والدہ صاحبہ نے کہا میں تو (نصف رات کی عبادت) کے وقت تیار ہو جاؤں گی- اور اس وقت چلنا بھی مناسب ہو گا- تاکہ زیادہ گرمی ہونے سے پہلے پہلے سفر طے کر لیا جائے- والد صاحب نے فرمایا بہتر ہو گا کہ ۸ بجے کے بعد روانہ ہوں جب بچے ناشتہ سے فارغ ہو جائیں ورنہ بچوں کو تکلیف ہو گی- والدہ صاحبہ نے دوسرے دن خواب بیان کرتے ہوئے پالکی کی زیبائش کی تفاصیل بھی بیان کیں- کہ ایسی خوبصورت تھی اور اس قسم کی لکڑی تھی اور فلاں حصے چاندی کے تھے-

پانچ دن تو اسی صورت میں گزر گئے- کہ گو کمزوری تھی- لیکن کسی قسم کی تشویش نہیں تھی- (نصف رات کی عبادت) کے لئے اور باقی عبادات کے لئے خود ہی اٹھ کر غسل خانہ میں وضو کے لئے تشریف لے جاتی تھیں- ....

اکثر وقت پلنگ پر بیٹھے ہوئے گزارتی تھیں- چوتھے روز گو ڈاکٹر صاحب نے پلنگ سے اترنا منع کر دیا تھا- لیکن پھر بھی ۶ مئی جمعہ کے دن عصر کے وقت جب میں ان کے پاس گیا- تو میں نے دیکھا کہ برآمدہ میں .... پر عبادت کر رہی ہیں- جب عبادت ختم کر چکیں- تو میں نے عرض کیا کہ ڈاکٹر صاحب نے تو پلنگ سے ہلنے کی اجازت نہیں دی آپ اس حالت میں ہیں- فرمایا (عبادت کرنے) میں کوئی تکلیف نہیں- پھر میں نے کہا چلئے میں آپ کو پلنگ تک پہنچا آؤں- اور میں سہارا دے کر پلنگ تک لے گیا- انہوں نے اظہار شفقت کے طور پر سہارا لے لیا- لیکن اس وقت تک ابھی انہیں سہارے کی ضرورت نہ تھی-

مغرب کے بعد میں دفتر کے کمرہ میں بیٹھا ہوا کام کر رہا تھا- کہ مجھے اطلاع ملی- کہ والدہ صاحبہ پر ایک قسم کی بے ہوشی کی حالت طاری ہو گئی ہے- میں فوراً ان کے کمرہ میں گیا- اس وقت ایسا معلوم ہوتا تھا- کہ ضعف کی وجہ سے کچھ نیم بے ہوش سی ہو رہی ہیں- لیکن آہستہ آہستہ پاؤں دبانے سے پورا ہوش آ گیا- اور باتیں وغیرہ کرنی شروع کر دیں-

مجھ سے فرمایا- کہ مغرب سے پیشتر جب تم مجھے یہاں چھوڑ گئے تھے- مجھے غنودگی سی ہو گئی- اور میں نے محسوس کیا کہ میں کسی اندھیری جگہ میں ہوں- اور وہاں سے نکلنے کا رستہ تلاش کر رہی ہوں لیکن رستہ نہیں ملتا- اسی دوران میں میں ایک خیمہ کے اندر چلی گئی ہوں کہ شاید یہاں سے رستہ باہر نکلنے کا مل جائے- لیکن اس خیمہ میں بھی بہت اندھیرا ہے اور نیچے کیچڑ ہے- جس میں میں پھنس گئی ہوں اور نکلنے کی کوشش کرتی ہوں لیکن نکل نہیں سکتی- اس وقت میں نے کہا اگر کسی طور سے ظفر اللہ خاں کو اطلاع ہو جائے تو وہ مجھے یہاں سے نکلوانے کا انتظام کر لے گا-

۷/ مئی ہفتہ کے دن ان کی حالت پہلی شام کی حالت سے تو بہتر تھی لیکن کمزوری بہت محسوس کرتی تھیں- دوران گفتگو میں انہوں نے کہا- اگر ڈاکٹر لطیف یہاں ہوتے تو مجھے جلد صحت ہو جاتی- میں نے فوراً ڈاکٹر لطیف صاحب کو دہلی تار دے دیا کہ والدہ صاحبہ آپ کو یاد فرماتی ہیں- وہ دوسرے دن صبح شملہ پہنچ گئے- والدہ صاحبہ انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوئیں- پلنگ پر اٹھ کر بیٹھ گئیں- ڈاکٹر صاحب کو پیار کیا اور مسکرا کر کہا- اب کے اچھی ہو جاؤں تو سمجھوں بڑے ڈاکٹر ہو- ڈاکٹر صاحب نے کہا اللہ تعالیٰ فضل کرے گا- دیکھئے میں آپ کا تار ملتے ہی آ گیا ہوں- والدہ صاحبہ نے کہا- میں نے تو تار نہیں بھجوایا اور میری طرف دیکھا- میں نے عرض کی کہ کل آپ نے ڈاکٹر صاحب کو یاد کیا تھا- اس لئے میں نے تار دے دیا تھا-

شملہ سے دہلی کو روانگی ڈاکٹر صاحب نے معائنہ کرنے کے بعد فرمایا- کہ ان کے لئے شملہ میں ٹھہرنا نہایت مضر ہے- یہاں بلندی کی وجہ سے دل پر بہت بوجھ ہے- انہیں آج ہی میں اپنے ساتھ دہلی لے جاؤں گا- اور اپنے مکان پر ہی رکھوں گا- کیونکہ تین چار روز تک متواتر علاج کی ضرورت ہے- اور میرا ہر وقت قریب رہنا ضروری ہے- تاکہ دل کی حالت اور خون کے دباؤ کے مطابق علاج میں تبدیلی ہوتی رہے- ساتھ ہی والدہ صاحبہ کو تسلی دی کہ تین چار روز کے علاج کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام تکلیف دور ہو جائے گی- چنانچہ اسی دن دہلی کے سفر کی تیاری کر لی گئی-

امتہ الحی کی والدہ نے اصرار کیا- کہ میں ضرور والدہ صاحبہ کے ساتھ دہلی جاؤں گی- میں نے بھی روکنے کی کوشش کی- اور والدہ صاحبہ نے بھی منع کیا- کہ بچی کو گرمی میں بہت تکلیف ہو گی- اور ڈاکٹر لطیف کا گھر بھی میرا اپنا گھر ہے- امینہ میری بیٹیوں کی طرح خدمت کرتی ہے- پھر عزیز بشیر احمد کے گھر کے لوگ بھی دہلی میں ہیں- تم خواہ مخواہ بچی کو اور اپنے تئیں اس قدر گرمی میں تکلیف میں نہ ڈالو- لیکن اس نے اصرار جاری رکھا- کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ یہاں سے بیماری کی حالت میں روانہ ہوں اور میں آپ کی خدمت اور خبرگیری کے لئے ساتھ نہ جاؤں-

یہ اتوار کا دن تھا- اور خاکسار کی حاضری دوسرے دن شملہ میں لازم تھی- اس لئے یہ انتظام کیا گیا- کہ میں ان سب کو کالکا تک جا کر پہنچا آؤں اور ریل میں سوار کرا دوں- اور پھر آئندہ ہفتہ کے دن خود بھی دہلی والدہ صاحبہ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں- چنانچہ ہم سب شام کے وقت کالکا پہنچ گئے- اور ان سب کو آرام سے ریل میں سوار کرا دیا گیا- گاڑی کے چلنے کا وقت تو رات کے ۱۲ بجے تھا- لیکن ساڑھے دس کے قریب میں نے والدہ صاحبہ سے رخصت چاہی- کہ اب جا کر میں ریل کے بنگلے میں سو جاؤں- کیونکہ صبح سویرے پھر شملہ کا سفر کرنا ہے- والدہ صاحبہ لیٹی ہوئی تھیں- جب میں نے کمرہ کے اندر جا کر اجازت طلب کی تو اٹھ کھڑی ہوئیں- اور میری پیشانی کو بوسہ دے کر دعا دی- ڈاکٹر صاحب نے انہیں کھڑے ہوئے دیکھا تو شور مچا دیا- بے بے جی- بے بے جی آپ کیا کر رہی ہیں فوراً لیٹ جائیں- آپ کو تو لیٹے لیٹے بھی حرکت نہیں کرنی چاہئے- والدہ صاحبہ نے بڑے اطمینان سے جواب دیا- بیٹا لیٹے رہنے کے لئے تو بہت وقت ہے- ظفر اللہ خاں کو اب پھر ملنا شاید ہو نہ یا نہ ہو-

۹/ مئی کی صبح کو میں ساڑھے آٹھ بجے واپس شملہ پہنچ گیا- شام کو دہلی ٹیلیفون کیا تو معلوم ہوا کہ والدہ صاحبہ کی حالت پہلے سے بہتر ہے- البتہ دوپہر کے وقت امتلاء کی شکایت ہو گئی تھی- جس سے دل پر کچھ بوجھ بڑھ گیا تھا- لیکن یہ حالت ایک دو گھنٹوں کے بعد رفع ہو گئی-

۱۰/ مئی منگل کے دن دوبار دہلی ٹیلیفون کیا- وہی جواب ملا جو پہلے دن ملا تھا- ۱۱- مئی بدھ کے دن صبح کو بھی وہی جواب ملا- سہ پہر کو دہلی سے ٹیلیفون ہوا- کہ دوپہر کے بعد دل کی حالت بگڑ گئی تھی- مگر ٹیکے وغیرہ کرنے سے پھر سنبھل گئی- اب نسبتاً آرام ہے- ہوش میں ہیں- اور باتیں کر رہی ہیں- لیکن حالت ایسی ہے کہ تمہیں فوراً دہلی پہنچ جانا چاہئے- مجھے دوسرے دن شملہ میں ایک ایسا ضروری سرکاری کام تھا- جسے چھوڑ کر میں نہیں جا سکتا تھا- میں نے جواب میں کہا کہ میں کل یہاں سے روانہ ہو سکتا ہوں-

عزیز بشیر احمد نے اصرار کیا کہ آج ہی شملہ سے روانہ ہو جاؤ- میں نے کہا میں آپ کے اصرار سے اندازہ کر سکتا ہوں کہ کیا حالت ہے- لیکن مجبور ہوں- کل سہ پہر روانہ ہو کر (اللہ نے چاہا تو) جمعہ کی صبح کو دہلی پہنچ جاؤں گا- شام کو پھر ٹیلیفون کیا معلوم ہوا کہ حالت پہلے سے بہتر ہے- اور کوئی ایسی تشویش نہیں- ڈاکٹر لطیف صاحب کے ساتھ سول سرجن صاحب بھی علاج میں شامل ہیں-

۱۲- مئی جمعرات کی صبح کو بھی ٹیلیفون کرنے پر ایسا ہی جواب ملا- پھر بھی میں نے احتیاطاً اپنے تینوں بھائیوں کو تار دے دیئے- کہ دہلی پہنچ جائیں- اور ہمشیرہ صاحبہ کو بھی ساتھ لیتے آئیں- عزیز اسد اللہ خاں تو بدھ کی رات کو ہی لاہور سے روانہ ہو گیا تھا اور جمعرات کی صبح کو دہلی پہنچ گیا تھا- باقی ہم سب جمعہ کی صبح کو دہلی پہنچ گئے-

ڈاکٹر لطیف صاحب نے بتایا- کہ امتہ الحی کی والدہ نہایت جانفشانی کے ساتھ والدہ صاحبہ کی خدمت میں لگی رہی ہے- اور اپنی صحت اور آرام کا کچھ خیال نہیں کیا- اور پھر میں نے خود بھی مشاہدہ کر لیا- کہ ہم سب بیٹوں- بہوؤں اور بیٹی سے وہ حق خدمت کا ادا نہ ہو سکا جو امتہ الحی کی والدہ نے ادا کیا- اللہ تعالیٰ اسے اجر وافر عطا فرمائے- آمین

امتہ الحی کی والدہ سے اور والدہ صاحبہ سے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر لطیف صاحب اور امینہ بیگم نے بھی بیٹے اور بیٹی کی طرح والدہ صاحبہ کی خدمت نہایت اخلاص اور تندہی سے کی ہے- چنانچہ والدہ صاحبہ نے خود خاکسار سے فرمایا- کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے زندگی بخشی تو میں بھی حسب توفیق ڈاکٹر صاحب کی خدمت کا حق ادا کرنے کی کوشش کروں گی- ورنہ اصل اجر تو بہرحال اللہ تعالیٰ ہی دے گا- اللہ تعالیٰ انہیں بھی اپنے فضل سے اجر وافر عطا فرمائے اور ان کے عزیزوں کو اور ہر اس شخص کو جس نے والدہ صاحبہ کی خدمت کی- آمین

دہلی پہنچنے پر والدہ صاحبہ نے مجھے بتایا- کہ ۸/ مئی کی شام کو جب تم کالکا سٹیشن سے مجھ سے رخصت ہو کر چلے گئے- تو تھوڑی دیر کے بعد میں نے دیکھا کہ عزیز احمد اور عبدالرحیم جن کو تمہارے پاس موجود رہنا چاہئے تھا پلیٹ فام پر پھر رہے ہیں- میں نے انہیں بلایا اور اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر کہا کہ ابھی بنگلے میں جاؤ اور جس کمرہ میں میرا بیٹا سو رہا ہے- اس کے آگے رات گزارو- میں نے عرض کی کہ مجھے معلوم ہوا تھا- کہ وہ رات یہ دونوں بنگلے کے دروازے کے سامنے برآمدہ میں سوئے ہیں-

۱۰- بجے کے قریب والدہ صاحبہ نے خاکسار سے فرمایا "اب پھر" خاکسار نے اسے استفہام تصور کر کے جلدی سے عرض کی- اب پھر اللہ تعالیٰ کا فضل چاہئے- ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ پرسوں کی نسبت آپ کی حالت بہت اچھی ہے۔ (اللہ نے چاہا تو) آپ کو جلد صحت ہو جائے گی۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ "اب پھر مجھے قادیان لے چلو۔" میں نے عرض کی کہ وہاں علاج کا پورا انتظام نہیں ہو سکے گا۔ والدہ صاحبہ نے بہت حسرت سے مسکرا کر کہا۔ "اچھا"

اس دن دوپہر کو والدہ صاحبہ کو امتلاء کی تکلیف نہ ہوئی۔ اور یہ وقت جو تشویش کا ہوا کرتا تھا بخیریت گزر گیا۔ جس سے کچھ امید ہونے لگی۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں شفا دے گا۔ چنانچہ خاکسار نے تجویز کی۔ کہ عزیزان شکر اللہ خاں اور اسد اللہ خاں کے گھر سے اور ہمشیرہ صاحبہ تو ہفتہ کی شام کو واپس چلی جائیں۔ اور میں خود اتوار کی شام کو واپس شملہ چلا جاؤں گا۔ اور میرے تینوں بھائی بھی اتوار کی شام کو واپس چلے جائیں۔ کیونکہ یہ توقع کی جاتی تھی۔ کہ اس وقت تک والدہ صاحبہ کی حالت رو بصحت ہو چکی ہو گی۔

۱۴/ مئی ہفتہ کے دن دوپہر تک والدہ صاحبہ کی وہی حالت رہی۔ دوپہر کے وقت سب لوگ تو عزیز بشیر احمد کے ہاں کھانا کھانے کے لئے چلے گئے۔ والدہ امۃ الحی اور خاکسار والدہ صاحبہ کے پاس رہے۔ کھانا کھانے کے بعد ۲ بجے کے قریب خاکسار وضو کر رہا تھا۔ کہ مجھے کسی نے آواز دی کہ والدہ صاحبہ یاد فرماتی ہیں۔ میں ان کے کمرہ میں گیا تو دیکھا کہ انہوں نے اپنی نبض پر ہاتھ رکھا ہوا ہے۔ مجھے دیکھ کر مسکرائیں اور کہا آؤ بیٹا اب آخری باتیں کر لیں۔ اور اپنے بھائیوں اور بہن کو بھی بلا لو۔

ڈاکٹر صاحب اس وقت کمرہ ہی میں ٹیکا تیار کر رہے تھے۔ انہوں نے انگریزی میں مجھ سے کہا۔ دل کی حالت بگڑ گئی ہے اور نبض بھی بہت کمزور ہو گئی ہے۔ لیکن میں نے والدہ صاحبہ سے کچھ نہیں کہا۔ انہوں نے خود ہی نبض سے شناخت کر لیا ہے۔ اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے ٹیکا کیا۔ اور سول سرجن صاحب کو بھی ٹیلیفون پر بلا لایا۔ ٹیکا کرنے کے تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر صاحب نے نبض دیکھ کر کہا۔ بے بے جی اب تو نبض ٹھیک چل رہی ہے۔ والدہ صاحبہ نے خود نبض دیکھ کر فرمایا۔ ٹھیک تو نہیں چل رہی واپس آ گئی ہے۔ لیکن ابھی کمزور ہے۔

اتنے میں وہ سب عزیز جو کھانا کھانے کے لئے گئے ہوئے تھے، واپس آنے شروع ہو گئے۔ اور چوہدری بشیر احمد صاحب اور شیخ اعجاز احمد صاحب بھی اطلاع ملنے پر تھوڑی دیر کے بعد کچہری سے آ گئے۔

والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ یہ وقت سب پر آتا ہے اور اولاد کو جب والدین سے جدا ہونا پڑتا ہے تو انہیں کرب بھی ہوتا ہے۔ لیکن میں اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہوں۔ اور خوشی سے اس کے حضور جا رہی ہوں۔ میں تم سب سے رخصت ہونا چاہتی ہوں۔ لیکن چاہتی ہوں کہ تم لوگ کوئی شور غوغا نہ کرو۔ اس وقت نہ میرے بعد۔ پھر ہمشیرہ صاحبہ کے کان میں کچھ کہا اور انہوں نے والدہ صاحبہ کے کان میں کچھ کہا۔ پھر باری باری سے والدہ صاحبہ نے بیٹوں سے پیار کیا اور دعا دی۔ اور پھر بہوؤں سے۔ اور ایسا ہی بشیر احمد اور اعجاز احمد سے۔ اور ڈاکٹر صاحب سے اور امینہ بیگم سے۔ اور احمدہ بیگم سے اور غلام نبی اور عزیز احمد اور چوہدری فضل داد صاحب سے رخصت ہوئیں۔ پھر امۃ الحی کو بلوایا اور اسے پیار کیا۔ پھر عبدالکریم کو بلوایا اور اسے دعا دی۔ غرض جو کوئی بھی موجود تھا۔ اس سے رخصت ہوئیں۔ غلام نبی اس وقت غم سے بہت مضطرب ہو جا رہا تھا اسے تسلی دی۔ اور مجھے فرمایا دیکھو بیٹا اگر اس سے کوئی قصور سرزد ہو جائے تو اس وقت کو یاد کرنا اور اسے معاف کر دینا۔

پھر شکر اللہ خاں کی بیوی سے دریافت کیا۔ کیا میری صندوقچی لے آئی ہو؟ اس نے کچھ حیران ہو کر پوچھا۔ کون سی صندوقچی؟ والدہ صاحبہ نے جواب دیا۔ وہی جس میں میرے کفن کی چادریں رکھی ہیں۔ زینب بی بی نے کہا۔ ہم نے تو تار ملتے ہی دلی آنے کی تیاری شروع کر دی۔ جلدی میں کچھ اور سوجھا ہی نہیں۔ اور یہ بھی علم نہیں تھا کہ صندوقچی ڈسکہ میں ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا میں نے تو کوئی تار نہیں دلوایا۔ میں نے عرض کی تار میں نے دیئے تھے۔

میرے دہلی پہنچنے سے قبل والدہ امۃ الحی سے فرما چکی تھیں۔ کہ جب قادیان لے جاؤ گے۔ تو مجھے "بیت الظفر" کی نچلی منزل میں ہی رکھنا۔ اوپر کی منزل پر میرے اپنے کمرے میں نہ لے جانا۔ اور مجھے فلاں مقام پر غسل دینا۔ اب پھر مجھ سے بھی یہی فرمایا۔ اس پر والدہ امۃ الحی نے عرض کی۔ کہ جو جگہ آپ نے غسل کے لئے تجویز کی ہے وہ تو کافی نہیں اور وہاں پورا پردہ بھی نہیں۔ مسکرا کر فرمایا۔ بہت کھلی ہے اور پردہ بھی ہے۔ تم نے اچھی طرح اس کا اندازہ نہیں کیا۔

اتنے میں سول سرجن صاحب بھی آ گئے۔ انہوں نے ڈاکٹر لطیف صاحب کے ساتھ مشورہ کر کے کچھ اور ٹیکے تجویز کئے۔ میں نے ڈاکٹر صاحب سے الگ دریافت کیا۔ کہ اگر علاج کے لحاظ سے والدہ صاحبہ کا دہلی رہنا ضروری ہو تو چارہ نہیں۔ لیکن اگر علاج کے آخری مراحل ختم ہو چکے ہوں۔ تو آپ مجھے بتا دیں تا میں ان کی یہ خواہش بھی پوری کرنے کی کوشش کروں۔ کہ انہیں قادیان لے جاؤں۔ انہوں نے کہا کہ اب تک تو کسی ٹیکے کے نتیجے میں دل کی حالت کی اصلاح نہیں ہوئی لیکن ہم ایک دو اور ٹیکے لگانا چاہتے ہیں۔ جن کا نتیجہ پون گھنٹے تک معلوم ہو سکے گا۔ اس وقت ہم بتا سکیں گے کہ کیا صورت ہے۔

یہ وقفہ گزر جانے کے بعد پانچ بجے کے قریب ڈاکٹر صاحب نے بتایا۔ کہ کسی ٹیکے کا خاطر خواہ اثر نہیں ہوتا۔ اب علاج کے سب مراحل ختم ہو چکے ہیں۔ اور دل کی یہ حالت ہے کہ اندازہ ہے کہ آدھ گھنٹہ یا پون گھنٹہ سے زیادہ کام نہیں کر سکے گا۔

دہلی سے قادیان کا سفر اس پر میں والدہ صاحبہ کے پاس گیا اور کہا اب میں آپ کو قادیان لے چلتا ہوں۔ بہت خوش ہوئیں۔ اور مجھے دعا دی۔ ہم نے اسی وقت تیاری شروع کر دی۔ اور شام کی گاڑی سے قادیان روانہ ہو گئے۔

طبی لحاظ سے تو اس قدر مہلت ملنا موجب حیرت تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ خواہش بھی پوری کر دی۔ آہستہ آہستہ کمزوری بڑھتی گئی۔ اور کسی وقت کچھ بے چینی بھی ہو جاتی تھی۔ لیکن ہوش رات بھر قائم رہا۔

والدہ صاحبہ کی آخری گفتگو ۱۱ بجے کے قریب عزیز اسد اللہ خاں کو اور مجھے پاس بیٹھے ہوئے دیکھ کر فرمایا "جاؤ بیٹا اب سو جاؤ" یہ آخری کلمہ تھا جو اپنی مرضی سے خود بخود اس پیارے منہ سے نکلا۔ ڈاکٹر عاجز آ چکے تھے۔ علاج بند ہو چکا تھا۔ روح اپنے خالق کے سامنے پیش ہونے کی تیاری کر رہی تھی۔ لیکن ماں کی مامتا کو اس وقت بھی یہ فکر تھی۔ کہ میرے بیٹوں کے آرام میں خلل نہ آئے۔

تھوڑی دیر کے بعد جب میں اکیلا ہی ان کے پاس تھا۔ تو میں نے بلایا۔ جواب دیا "جیو پتر" میں نے کہا آپ نے میرے ساتھ کوئی بات نہیں کی۔ فرمایا میں نے دوسروں کے ساتھ بھی کوئی خاص بات نہیں کی۔ میں نے کہا دوسرے تو صرف بیٹے ہی ہیں۔ اور میرے اور آپ کے درمیان تو عشق کا رشتہ تھا۔ فرمایا ہاں۔

اس رات ایک عجب کیفیت ہمارے سامنے تھی۔ طبی لحاظ سے روح اور جسم کا جوڑ ختم ہو چکا ہونا چاہئے تھا۔ لیکن روح اپنے خالق کے سامنے سجدہ میں پڑی ہوئی عرض کر رہی تھی کہ آپ کی رحمت سے بعید نہیں کہ آپ اس جوڑ کے قائم رہنے کا حکم فرمائیں۔ جب تک آپ کا یہ عاجز اور ناتوان بندہ اس سرزمین میں پہنچ جائے۔ جو آپ کے ایک محبوب کی [illegible] ہونے کی وجہ سے آپ کے انوار اور رحمت کی مہبط ہے۔

گاڑی تیز چل رہی تھی اور ہر لحظہ ہمیں قادیان سے قریب کر رہی تھی۔ اور ہم یہ نظارہ دیکھ رہے تھے۔

مرا عہدیست باجاناں کہ تاجاں دربدن دارم
ہوا داری کوئیش رابجان خویشتن دارم

قادیان میں آمد ۱۵۔ مئی اتوار کے دن پونے دس بجے قبل دوپہر ہم قادیان پہنچے میں نے والدہ صاحبہ کی خدمت میں عرض کی قادیان آ گیا ہے۔ فرمایا

(اللہ کے نام سے)(اللہ کے نام سے)

پھر میں نے کہا۔ آپ کو کوٹھی لے چلیں؟ فرمایا ہاں۔ اپنی کوٹھی میں لے چلو۔ "بیت الظفر" پہنچ کر آپ کا پلنگ نچلی منزل میں گول کمرہ میں بچھایا گیا۔ میں نے عرض کی۔ آپ نے مکان پہچان لیا؟ فرمایا ہاں۔ پھر میں نے کہا۔ آپ کا پلنگ نچلی منزل میں ہی گول کمرہ میں ہے۔ اس پر نظر اٹھا کر کمرہ کی دیواروں کو دیکھا اور فرمایا۔ "میں نے پہچان لیا ہے"
اب روح کو اطمینان ہو گیا۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر ۳۰۰۸۳ میں عبدالسلام ولد چوہدری محمد یعقوب گل قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہدرہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۳-۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ موٹر سائیکل یاماہا ۱۰۰ سی سی مالیتی-/۲۵۰۰۰ ہزار۔ اور پرسنل کمپیوٹر 386DX مالیتی-/۳۰۰۰۰ ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/۱۱۰۰۰ روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالسلام مین سٹریٹ گلزار کالونی محمود شہید روڈ شاہدرہ لاہور گواہ شد نمبر ۱ احمد عرفان مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۵۶۹۰ گواہ شد نمبر ۲ ڈاکٹر محمد صادق جنجوعہ وصیت نمبر ۲۴۷۲۵۔

مسل نمبر ۳۰۰۸۴ میں مرزا مغفور احمد ولد مرزا مقصود بیگ صاحب قوم مغل پیشہ کاروبار عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ج-ب/۳۶۷ جلیانوالہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۲-۲۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

مقبوضہ کشمیر میں انتخابات؟

بھارت کے چیف الیکشن کمشنر نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں جولائی سے پہلے انتخابات نہیں کروائے جا سکتے- اس کے پیش نظر گذشتہ سوموار کے روز بھارت کی حکومت نے یہ فیصلہ کیا کہ وہاں وفاقی حکومت کو ممتد کر دیا جائے- جس وقت تک موجودہ وفاقی حکومت کا وہاں عرصہ ختم ہو گا اس وقت تک انتخابات نہیں کروائے جا سکتے- کہتے ہیں کہ پرائم منسٹر پی وی نرسیمار اؤ کی کابینہ نے فیصلہ کر لیا ہے کہ چھ ماہ مزید وفاقی حکومت کو قائم رکھا جائے- یہ فیصلہ صدر مملکت شنکر دیال شرما کے پاس توسیع کے لئے بھیجا جا رہا ہے- موجود الوقت میں شنکر دیال شرما ملک سے باہر ہیں- کابینہ نے یہ فیصلہ کرتے ہوئے اس بات کو مد نظر رکھا کہ اگر موجودہ حالات میں انتخابات کروائے جائیں اور تشدد کی لہر زیادہ تیز ہو جائے تو ہو سکتا ہے کہ انتخابات نتیجہ خیز نہ ہوں- جہاں تک انتخابات کا تعلق ہے ایک عرصہ سے اس کا چرچا تو کیا جا رہا ہے لیکن عالمی برادری جانتی ہے کہ حالات ٹھیک نہیں ہیں- اور ایسے حالات میں کوئی ملک کسی علاقے میں انتخابات نہیں کروا سکتا- چنانچہ یہی فیصلہ مناسب معلوم ہوا ہے کہ وفاقی حکومت جاری رکھی جائے-

مختصرات

ملی یکجہتی کونسل نے ناموس رسالت کے قانون کے متعلق حکومت سے گفت و شنید کرنے سے انکار کر دیا ہے- یہ فیصلہ ایک پانچ گھنٹے کی میٹنگ کے بعد سوموار کے روز کیا گیا- جب سے یہ کونسل وجود میں آئی ہے- یہ چوتھی میٹنگ ہے جس کا انعقاد کیا گیا ہے- اس میٹنگ کی اصل غرض یہ تھی کہ ہڑتال کے بعد اب کیا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہئے- ایک پریس کانفرنس کے موقعہ پر مولانا شاہ احمد نورانی نے ۲۷- مئی کی ہڑتال کے متعلق کہا کہ ہماری اپیل پر لوگوں نے نہایت جذبے کے ساتھ ہڑتال کی اور اس بات کا ثبوت دے دیا کہ وہ نہیں چاہتے کہ ناموس رسالت کے قانون میں کسی قسم کی تبدیلی کی جائے- انہوں نے مزید کہا کہ یہ درست ہے کہ اس قانون کے متعلق نیشنل اسمبلی نے ۱۹۹۰ء سے لے کر اب تک کوئی اختلافی نوٹ نہیں دیا- انہوں نے یہ بھی کہا کہ حکومت ایک نان ایشو کو اس لئے ایشو بنا رہی ہے تاکہ مغربی ممالک کو خوش کیا جا سکے- اس بات کا مطالبہ بھی کیا گیا کہ توہین رسالت کرنے والے دو افراد کو جنہیں جرمنی بھیجا جا چکا ہے (کیونکہ لاہور ہائی کورٹ نے انہیں بری کر دیا تھا) فوری طور پر واپس بلایا جائے- انہیں جرمنی بھیجنے کے سلسلہ میں نورانی نے حکومت کی مذمت کی کیونکہ یہ معاملہ ابھی سپریم کورٹ میں جانے والا تھا- انہوں نے یہ بھی کہا کہ قانون کے لاگو کرنے کے طریق کار میں بھی کوئی تبدیلی برداشت نہیں کی جائے گی- جب ان سے ایسی تبدیلیوں کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ شکایت کرنے والا جو اپنی شکایت کو ثابت نہیں کر سکے گا اس کے خلاف دس سالہ سزا کا فیصلہ کیا جا سکتا ہے- مولانا فضل الرحمان نے اپنی پارٹی کی نمائندگی کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کے لئے یہ ایک بہت اچھا موقعہ ہے کہ وہ ملک کے باشندوں کا ساتھ دے جنہوں نے ۲۷- مئی کو اپنا فیصلہ سنا دیا ہے-

---

اینٹی انٹرنیشنل گاہے گاہے ایسے بیان اور رپورٹیں شائع کرتی رہتی ہے جن سے پتہ چلتا ہے کہ کن ممالک میں کس طرح بچوں سے مشقت لی جاتی ہے- اور ان ممالک کی حکومتوں اور لوگوں کو اس بات پر آمادہ کرنے کی کوشش کرتی ہے کہ بچوں سے مشقت لینے کی بجائے ان کے حقوق ان کو دئے جائیں- بلکہ بعض ممالک نے ایسی رپورٹوں کی بناء پر بعض دوسرے ممالک سے چند ایک اشیاء درآمد کرنا ترک کر دیا ہے-

پاکستان کے متعلق بھی اکثر ایسی رپورٹیں پیش کی جاتی ہیں- گذشتہ دنوں ایک چودہ پندرہ سال کے لڑکے اقبال مسیح کی ہلاکت پر بھی ساری دنیا میں خاصا شور اٹھا تھا- کہتے ہیں کہ اس لڑکے سے بھی پہلے مشقت لی جاتی تھی- پھر اس نے وہ کام چھوڑ دیا اور یہ مہم چلائی کہ بچوں سے مشقت نہ لی جائے- بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس کی ہلاکت ایک حادثہ تھی- بعض لوگوں کا خیال ہے کہ بچوں سے مشقت لینے والوں نے اس کو ہلاک کروایا ہے- حالانکہ پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق نے بھی یہ رپورٹ پیش کی ہے کہ اقبال مسیح کی ہلاکت حادثاتی تھی- جس کا بچوں کی مشقت یا اس کی مہم سے کوئی تعلق نہیں ہے-

گذشتہ دنوں ہندوستان میں ۳۰۰ بچوں نے ایک مظاہرہ کیا- جس میں اس بات کو اجاگر کرنے کی کوشش کی کہ حکومت بچوں سے مشقت لینے کے سلسلے میں کوئی خاص دلچسپی ظاہر نہیں کر رہی- یعنی وہ اس کے خلاف یا تو قانون نہیں بناتی یا بناتی ہے تو اس پر عمل درآمد نہیں کرواتی- یہ مظاہرہ اس وقت کیا گیا جب ایک پٹاخے بنانے والی فیکٹری میں دھماکے کے نتیجہ میں دس بچے ہلاک ہو گئے- کیلاش ستیار تھی جو بچوں سے مشقت لینے کے خلاف مہم چلانے کا ذمہ دار ہے- اس نے اس مظاہرہ کی رہنمائی کی-

مظاہرین نے وزارت محنت کا گھیراؤ کیا اور حکومت کے خلاف نعرہ بازی کی- انہوں نے اس بات کا بھی مطالبہ کیا کہ وزیر محنت کو استعفٰی دے دینا چاہئے- کیونکہ صرف ہلاک ہونے والے بچوں کی فیملیز کو کچھ معاوضہ دے دینے سے وہ اپنی بریت نہیں کر سکتے- حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کے معاوضے کبھی بریت کی وجہ نہیں بنتے- یہ تو آسان ہے کہ حادثہ ہو جائے تو حادثے کے متاثرین کو معاوضہ دے دیا جائے- لیکن جو کام دراصل کرنے والا ہے وہ یہ ہے کہ وہ حالات ہی نہ پیدا ہونے دئے جائیں جن میں حادثات وقوع پذیر ہوں- بچوں سے مشقت نہ لی جائے- بڑوں کو فیکٹریوں میں حادثات سے بچانے کے لئے ایسے آلات نصب ہونے چاہئیں جو حادثے کو روک سکیں- اور مشینری اتنی مضبوط اور مستحکم ہونی چاہئے کہ اس کی ٹوٹ پھوٹ سے بھی کوئی حادثہ واقع نہ ہو-

---

امریکہ کی کانگریس میں ایک ایسا بل پیش ہوا ہے جس کے منظور ہو جانے پر نئی دہلی کو ملنے والی ۷۰ ملین کی گرانٹ روک دی جائے گی- کہا جاتا ہے کہ ہندوستان کے سفارت کار اور لابنگ کرنے والی تنظیمیں ایک دوسرے سے پوچھ رہی ہیں کہ اس بل کے پیش ہونے پر ہندوستان کے دوستوں کو کیا ہوا کیوں انہوں نے اس بل کی مخالفت نہ کی- اور نئی دہلی کو اس ۷۰ ملین ڈالر کی مدد سے محروم رکھنے کا موقعہ پیدا کر دیا- جہاں تک اس بل کا تعلق ہے- اس کے متعلق امریکہ کے اخباروں نے کہا ہے کہ ہندوستان اس پر ناراض ہے یعنی ہندوستانی سفارت کاروں نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ اس بل کی وجہ سے امریکہ اور ہندوستان میں سردمہری آجائے گی- جو لوگ ہندوستان کے لئے لابنگ کرتے ہیں- وہ یہ دیکھ کر کہ ہندوستان کے حمایتی اس موقعہ پر بالکل خاموش رہے حیران ہو گئے ہیں- کہا جاتا ہے کہ ہر وہ ملک جو امریکہ کے لئے ۲۵ دفعہ مخالفت میں ووٹ دے- وہ بغیر کسی مزید کارروائی کے امریکہ کی ایک خاص قسم کی مدد سے محروم کر دیا جاتا ہے- اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اب تک صرف ہندوستان کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا ہے- یعنی ہندوستان نے امریکہ کے خلاف اتنی دفعہ ووٹ دیا ہے کہ اب کانگریس نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ اس کی امداد کم کر دی جائے- اخبار واشنگٹن ٹائمز میں ہندوستان سفارت خانہ کی ایک اہلکار نے یہ بھی کہا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ اس پر پوری طرح عمل درآمد نہ کیا جائے-

---

بتایا گیا ہے کہ پولینڈ میں دس ہزار سے زیادہ محنت کشوں نے حکومت کے خلاف مظاہرے کئے ہیں- ان مظاہروں میں گذشتہ دنوں پولیس کے ساتھ تصادم کے نتیجہ میں کئی لوگ زخمی ہو گئے تھے- یہ مظاہرہ زیادہ تر کانکنوں اور محنت کشوں کی طرف سے تھا- ان کا کہنا ہے کہ بے روزگاری بڑھ رہی ہے- فیکٹریاں بند کی جا رہی ہیں اور ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے- یہ مظاہرہ اپر سلیسیا جو پولینڈ کے جنوب مشرق میں ہے کیا گیا- اس میں وارسا کے قریب پرسس کے مزدوروں نے بھی حصہ لیا- جو لوگ زخمی ہوئے ان میں سے کئی ایک کو ہسپتال لے جانا پڑا- مظاہرین نے جو سنگ باری کی اس کے نتیجہ میں ہجوم میں سے کچھ لوگ اور کچھ پولیس کی نفری زخمی ہو گئی- جب سے ستمبر ۱۹۹۳ء سے جبکہ غیر کمیونسٹ اقتدار میں آئے- یہ پہلا مظاہرہ ہے- اور سالیڈریٹی کے ایک لیڈر نے اس مظاہرے میں سب سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا- پولیس نے یہ کوشش کی کہ یہ لوگ حکومت کی عمارتوں کی طرف نہ جا سکیں- فساد روکنے والی پولیس، گھوڑ سوار پولیس اور کتوں کے یونٹ بھی اس میں شامل تھے- چنانچہ پولیس نے ڈنڈا باری کی اور کئی لوگ زخمی ہو گئے- یہ مظاہرین بعد ازاں پارلیمنٹ کی عمارت کے پاس چلے گئے اور وہاں انہوں نے سپیکر کو ایک یادداشت تھمادی- اس وقت پارلیمنٹ کا اجلاس ہو رہا تھا- جس میں پولینڈ کی سماجی حالت پر بحث جاری تھی-

---

بقیہ صفحہ ۵

منقولہ کے ۱۰/۱حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ-/۱۶۰۰ روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱۰/۱حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد مر[illegible]نور احمد ولد مرزا مقصود بیگ چک ب- ج/۳۹۷ جلیانوالہ ٹوبہ ٹیک سنگھ گواہ شد نمبر۱ مرزا مبارک بیگ برادر موصی گواہ شد نمبر۲ جاوید احمد جاوید مربی سلسلہ وصیت نمبر ۷۱۲۲۴-

مسل نمبر ۳۰۰۸۵ میں مبشر احمد ولد عبد المنان قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر۳۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن آرٹ سکول روڈ کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۸-۲۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- کول مائن واقع مچھ (مجید اینڈ کمپنی) میں ۳/۱ کا حصہ ہے- جس کی موجودہ قیمت-/۳۰۰۰۰۰۰ روپے ہے- میرے حصہ کی قیمت-/۱۰۰۰۰۰۰ روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/۱۵۰۰۰ روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱۰/۱حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مبشر احمد مکان نمبر ۶/۱۶۔۴ آرٹ سکول روڈ کوئٹہ گواہ شد نمبر۱ راشد علی خان ولد محمد علی خان کوئٹہ گواہ شد نمبر۲ ماجد علی خان ولد محمد علی خان صاحب کوئٹہ۔

مسل نمبر ۳۰۰۸۶ میں ملک ناصر احمد ولد ملک مظفر احمد صاحب قوم اعوان پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال ۴ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال p.o خاص ضلع چکوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۳-۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ نقد رقم۔/۱۷۵۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک ناصر احمد معرفت ملک مظفر احمد پوسٹ بکس نمبر ۲۳۴ کوئٹہ پوسٹ کوڈ نمبر ۸۷۳۰۰ گواہ شد نمبر۱ ملک مظفر احمد وصیت نمبر ۱۵۶۷۹ والد موصی گواہ شد نمبر۲ رحمت اللہ خان شاہد وصیت نمبر ۱۹۸۰۰ مربی سلسلہ کوئٹہ۔

مسل نمبر ۳۰۰۸۷ میں ملک علیم احمد ولد ملک مظفر احمد صاحب قوم اعوان پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال ۴ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع چکوال حال کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۳-۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ نقد رقم۔/۱۹۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک علیم احمد معرفت ملک مظفر احمد پوسٹ بکس نمبر ۲۳۴ کوئٹہ p.c.87300 گواہ شد نمبر۱ ملک مظفر احمد وصیت نمبر ۱۵۶۷۹ والد موصی گواہ شد نمبر۲ رحمت اللہ خان شاہد مربی سلسلہ وصیت نمبر ۱۹۸۰۰ کوئٹہ۔

مسل نمبر ۳۰۰۸۸ میں امجد اقبال کنول ولد خان محمد قوم چٹھ جٹ پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن T.D.A ۳۴۷-A ضلع لیہ حال دفتر وقف جدید بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۳-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد امجد اقبال دفتر وقف جدید ربوہ گواہ شد نمبر۱ محمد اشرف انجم ولد خان محمد چک نمبر 347/T.D.A ضلع لیہ گواہ شد نمبر۲ خان محمد ولد پیراندتہ چک نمبر 347/T.D.A ضلع لیہ۔

مسل نمبر ۳۰۰۸۹ میں عامر ارشاد قریشی ولد ارشاد احمد شکیب قوم قریشی مربی سلسلہ پیشہ مربی سلسلہ عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نور ہسپتال فیڈرل بی ایریا کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۳-۲-۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/۱۷۰۰ روپے ماہوار بصورت گزارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عامر ارشاد قریشی مکان نمبر ۵/۵۵۰ لاشاری محلہ جیکب آباد حال مربی سلسلہ کراچی گواہ شد نمبر۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر۲ عبدالمجید ناصر وصیت نمبر ۱۶۰۳۳۔

مسل نمبر ۳۰۰۹۰ میں نیامت بی بی بیوہ احمد خان صاحب قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر ۶۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پوڑانوالہ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۴-۲۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ زرعی زمین بارانی برقبہ ۱۰ کنال واقع پوڑانوالہ ضلع گجرات مالیتی۔/۶۵۰۰۰ روپے۔ ۲۔ پلاٹ برقبہ ایک کنال مالیتی۔/۱۰۰۰۰۰ روپے کا ۱/۸ حصہ مالیتی۔/۱۲۵۰۰ روپے۔ ۳۔ ملبہ مکان کے آٹھویں حصہ کی قیمت۔/۲۵۰۰۰ روپے۔ ۴۔ حق مہر۔/۱۰۰ روپے وصول شدہ۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/۲۴۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نیامت بی بی بیوہ احمد خان پوڑانوالہ ضلع گجرات گواہ شد نمبر۱ بشارت احمد طاہر مربی سلسلہ گواہ شد نمبر۲ خادم حسین ولد غلام علی بمقام پوڑانوالہ ضلع گجرات۔

بقیہ صفحہ ۱

ہیں گویا کہ ساری زندگی' ساری ان کی کائنات یہی کچھ ہے۔(-)

ایسی صورت میں خدا کو کون یاد کرتا ہے (-) وہاں یاد کرو گے اور طبعاً محبت سے یاد کرو گے تو پھر پتہ چلے گا کہ حقیقی عاشق کون ہے۔ پھر اس چھوٹی سی نیکی کا' جو بظاہر بے محل ہے' محل کی نیکی سے بھی زیادہ شمار ہوگا کیونکہ جب (عبادت) کے لئے آپ (بیت الذکر) میں آتے ہیں تو وہاں خدا ہی کو یاد کرنا ہے۔ مگر وہاں بھی بعض لوگ بازار ہی یاد رکھتے ہیں۔ یہ بھی ایک بات ہے اس لئے ان موقعوں پر اپنے ذکر الٰہی کی نگرانی کریں اور ان کی حفاظت کریں۔

یہ ضروری نہیں ہے کہ جس شخص کو (بیت الذکر) میں بازار یاد آجائے وہ گنہگار ہے۔ مختلف مراحل ہیں' سلوک کی منزلیں ہیں۔ تعلق ایک طرف سے ٹوٹتے ٹوٹتے' ٹوٹتے ہیں۔ دوسری طرف جڑتے جڑتے' جڑتے ہیں۔ اس لئے کوئی بعید نہیں کہ انسان نیک متقی ہو اور نیت یہی ہو کہ وہ ذکر سے اپنے رب کو کمائے مگر دنیا کے تعلق پھر حملہ کر کے بار بار اس پر یورش کرتے ہوں اور اسے غافل کر دیتے ہوں۔ لیکن ایک (جدوجہد) کی ضرورت ہے ایک (ایسی جدوجہد) جس کے لئے آپ اپنی تمام صلاحیتوں کو مستعد کرلیں اور یاد رکھیں کہ یہ حملوں کے مقامات ہیں۔ پس جس کو بازار میں خدا یاد آتا ہو اس کی نیکی اس لئے زیادہ ہے کہ اسے (بیت الذکر) میں بازار کیسے یاد آسکتا ہے۔ اس کی تو یہ شان ہے کہ جہاں دنیا خدا بھول جاتی ہے وہاں اس نے خدا کو یاد رکھا تو جہاں جاتے ہی خدا کو یاد کرنے کے لئے ہیں اس بے چارے کو وہاں کہاں بازار یاد آجاتا ہے۔ اس لئے یہ اس کنارے کی بات ہے جہاں خدا کا ذکر عموماً نفسیاتی کیفیتوں کے مطابق نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں جو نیکی ہے وہ یقیناً بہت بڑا مرتبہ رکھتی ہے۔ (از خطبہ ۹۴-۳-۲۵)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

- مکرمہ رضوانہ اقبال صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اقبال صاحب دار النصر غربی (ب) ربوہ کے پتہ کا اپریشن الائیڈ ہسپتال میں کامیاب ہوا ہے۔
- مرزا سلیم احمد صاحب ولد مرزا ضمیر علی صاحب لاہور شوگر اور بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں۔
- عزیزہ بشریٰ خالد بنت مکرم محمد ارشد کاتب صاحب چند یوم سے علیل اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔
- محترمہ قرۃ العین صاحبہ اہلیہ مکرم ملک حمید الدین صاحب کوئٹہ میں بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

- مکرم مرزا اسماعیل عامر صاحب اور مرزا طارق محمود صاحب لاہور شدید پریشانی میں مبتلا ہیں احباب سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

ولادت

- اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم میاں محمد اسحاق صاحب ٹھٹھہ سندرانہ ضلع جھنگ کو مورخہ ۹۵-۴-۲۶ کو بیٹا عطا فرمایا ہے جو کہ وقف نو میں شامل ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت "ظافر احمد" نام عطا فرمایا ہے۔

احباب جماعت سے نومولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کی درخواست دعا ہے۔

تلاش گمشدہ

- ہلکے نیلے رنگ کے عینک کے کور میں نظری عینک اور کچھ نقدی اور کاغذات دار العلوم جنوبی ربوہ سے ٹاؤن کمیٹی تک جاتے ہوئے راستے میں کہیں گر گئے ہیں۔ اگر کسی شخص کو عینک اور نقدی وغیرہ ملے ہوں تو براہ کرم صدر صاحب عمومی ربوہ کے دفتر میں پہنچا دیں۔

ربوہ میں بجلی بند رہے گی

- مورخہ 13 و 14 جون کو صبح 6 تا 11 بجے ربوہ میں بجلی بند رہے گی۔

(واپڈا)

عطیۂ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۱۱- جون-1995ء
سخت گرمی اور شدید لو کا سلسلہ جاری ہے
درجہ حرارت کم از کم 33 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 46 درجے سنٹی گریڈ

○ تیزی سے بدلتی ہوئی سیاسی صورت حال کے پیش نظر ایم کیو ایم نے کراچی میں اپنی احتجاجی تحریک ملتوی کر دی ہے- ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے لندن سے اپنے پیغام میں کہا کہ یہ تحریک چند روز کے لئے ملتوی کی جا رہی ہے- عوام حالات کے پیش نظر صبر و تحمل سے کام لیں اور ہر قیمت پر اتحاد برقرار رکھیں- ایم کیو ایم نے دھمکی دی تھی کہ اگر وزیر اعظم بے نظیر نے مہاجر قومی موومنٹ کے بارے میں الفاظ واپس نہ لئے اور غیر مشروط معافی نہ مانگی تو ۱۰ جون سے احتجاجی مظاہرے شروع کر دیئے جائیں گے- بی بی سی نے بتایا ہے کہ الطاف حسین نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ ملک و قوم کے مفادات مقدم ہیں- انہوں نے عوام سے نئے لائحہ عمل کے لئے تیار رہنے کی اپیل کی- انہوں نے کہا کہ ملکی سلامتی صرف ایم کیو ایم کی ہی ذمہ داری نہیں بلکہ فوج سیاست دان اور دیگر محب وطن افراد بھی اپنا کردار ادا کریں- ایم کیو ایم رابطہ کمیٹی نے الزام لگایا کہ حکومت نے حقیقی گروپ کو اسلحہ کی سپلائی کے علاوہ ایم کیو ایم کو بدنام کرنے کے لئے مختلف ایجنسیوں کے ذریعے قتل عام کا منصوبہ بنایا ہے-

○ ملک بھر میں یوم عاشورہ پر امن رہا- امن و امان قائم رکھنے کے لئے خصوصی انتظامات کئے گئے تھے- پاکپتن میں امام بارگاہ کے اندر شیعہ گروپوں میں تصادم سے دو- افراد ہلاک ہو گئے- فریقین میں جائیداد کا تنازعہ بتایا جاتا ہے- وحشیانہ فائرنگ سے ۴ بچے بھی زخمی ہو گئے-

○ سری نگر میں عاشورہ کے جلوس پر بھارتی فوج نے وحشیانہ انداز میں فائرنگ کی- بھارتی حکام نے شہدائے کربلا کی یاد [illegible] نے سے روکنے کے لئے سری نگر سمیت پورے مقبوضہ علاقے میں کرفیو لگا دیا- فائرنگ کے علاوہ بھارتی فوج نے جلوس کو منتشر کرنے کے لئے آنسو گیس کے گولے پھینکے اور لاٹھی چارج کیا جس سے درجنوں افراد زخمی ہو گئے-

○ کراچی میں جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی شب فائرنگ اور تشدد کے واقعات میں ۱۴- افراد ہلاک اور ۱۶ زخمی ہو گئے- ہلاک ہونے والوں میں ۵ پولیس اہلکار بھی شامل ہیں ۴ پولیس والوں کو ایک ہی ہوٹل میں اندھا دھند فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا گیا- لیاقت آباد میں موبائیل پولیس اور شریف آباد میں بکتر بند گاڑی پر فائرنگ کی گئی- کئی علاقوں میں فائرنگ کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع کر دیا گیا- کورنگی میں غذائی قلت سے لوگ بھوکوں مرنے لگے- فائرنگ سے ۱۶- افراد زخمی ہو گئے شہر میں خوف و ہراس کی فضا چھائی ہوئی ہے- متعدد علاقوں میں ویرانی ہے-

○ ملی یکجہتی کونسل کے رہنماؤں نے کہا ہے کہ محرم میں امن کا قیام کونسل کی بہت بڑی کامیابی ہے-

○ حیدر آباد میں بھی فائرنگ سے ایک شخص ہلاک اور دوسرا شدید زخمی ہو گیا- شدید زخمی کی حالت نازک ہے-

○ باجوڑ ایجنسی میں پہاڑ کے تنازعہ دو فریقوں کے مابین لڑائی میں ۴۵- افراد ہلاک اور ۱۵۰ زخمی ہو گئے یہ لڑائی عرصہ ۶ ماہ سے جاری ہے- لوگ گھروں میں مقید ہو کر رہ گئے ہیں-

○ جونیجو لیگ کے صدر حامد ناصر چٹھہ کے قتل کی مبینہ سازش کرنے والے سابق وفاقی وزیر مملکت کرنل ریٹائرڈ غلام سرور چیمہ کے بیٹے عدنان سرور کو رہا کر دیا گیا- دونوں فریقوں میں صلح کرا دی گئی ہے- مسٹر چٹھہ نے کہا کہ میں نے معاف کر دیا ہے- سرور چیمہ نے کہا کہ ایسی کوئی سازش قابل مذمت ہے-

○ تھانہ ڈیرہ رحیم کے نواحی گاؤں چک ۱۰۳- ۱۹- ایل میں محمد عالم وغیرہ سات ملزمان نے ایک ہی خاندان کے گیارہ افراد کو جن میں چار خواتین بھی شامل ہیں' ہلاک کر دیا- قتل کی وجہ بیٹے کے قتل کا انتقام بتایا گیا ہے-

○ تبلیغی جماعت کے سربراہ مولانا انعام الحسن ہفتہ کے روز نئی دہلی میں انتقال کر گئے- ان کی عمر ۸۰- برس تھی-

○ ملک بھر میں شدید گرمی اور لو کا سلسلہ جاری ہے- نصیر آباد اور سبی کے علاقوں میں درجہ حرارت ۵۲ درجے سے اوپر چلا گیا' ۱۴- افراد ہلاک ہو گئے- بھارت میں گرمی سے ۲۰۰- افراد ہلاک ہو چکے ہیں-

○ چکوٹھی سیکٹر میں پاکستان اور بھارت کی فوجوں میں شدید جھڑپیں ہونے کی خبر ملی ہے- جھڑپیں اس وقت شروع ہوئیں جب واہ کینٹ کا ایک وفد کنٹرول لائن پر بھارتی فوج کی نقل و حرکت کا جائزہ لے رہا تھا کہ بھارتی فوج نے اندھا دھند فائرنگ کر دی- پاک فوج نے جوابی کاروائی کی جس سے بھارتی توپوں نے آگ اگلنا بند کر دی- کھوئی رٹہ سیکٹر میں بھارتی فوج کی فائرنگ سے ایک خاتون شہید ہو گئی-

○ وزیر اطلاعات مسٹر خالد کھرل نے کہا ہے کہ الطاف حسین اس کیٹیگری میں نہیں آتے جس سے مذاکرات ہو سکیں- عدالت انہیں مجرم قرار دے کر سزا سنا چکی ہے- انہیں خود کو قانون کے حوالے کرنا ہو گا-

○ امریکہ نے پاکستان سے فوجی تعاون کے لئے پریسلر ترمیم میں ایک اور تجویز پر غور شروع کر دیا ہے- نرمی کے متعلق تجویز پہلے ہی خارجہ کمیٹی منظور کر چکی ہے- امریکہ کے نئے اقدام سے باہمی تعاون کے کئی شعبوں میں نئی راہیں کھل جائیں گی- وائس آف امریکہ نے بتایا ہے کہ تبدیلی کا یہ فیصلہ بے نظیر کے دورہ امریکہ کے دوران ہوا ہے-

○ ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ پنجاب کے لئے میری خدمات حاضر ہیں- بے نظیر کے اعتماد پر پورا اتروں گا- انہوں نے کہا کہ گورنر بنائے جانے کے بارے میں مجھے کوئی علم نہیں- تاہم میری کوشش ہو گی کہ مخلوط حکومت کو باہمی اتفاق رائے سے چلایا جائے پیپلز پارٹی کے حقوق کا بھی پورا تحفظ کروں گا-

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ بے نظیر جانیں اور انکل الطاف جانیں ہم تو ڈرائنگ روم میں بیٹھے ہیں- مجھے کیا پتہ الٹی میٹم ختم ہونے کے بعد انکل الطاف کیا کرنے والے ہیں-

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ کراچی میں بدامنی کا اثر بے نظیر کی سیاست پر بھی پڑ رہا ہے-

○ بوسنیا میں پاک فوج کے ایک دستے نے سرب حملہ آوروں کا حملہ ناکام دیا- پاک فوج کے تمام سپاہی محفوظ رہے-

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق

مطب حمید

۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

جی ٹی روڈ نند پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ

فون: 254634

مفید اور مؤثر دوائیں

تریاق اٹھراء: مرض اٹھراء کی اکسیر گولیاں جس کے باقاعدہ استعمال سے حمل محفوظ رہتا ہے ۔/24 ۔/44 ۔/200 مکمل کورس

نور نظر: اولاد نرینہ کے لئے مفید ترین گولیاں۔ بہت تجربہ اور فائدہ کی چیز ہے۔ مکمل کورس ۔/625

زد جام عشق: مشہور عالم گولیاں جو تمام اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہیں۔ 30 گولیاں ۔/300

اکسیر معدہ: پیٹ درد۔ بدہضمی۔ کھٹے ڈکار۔ متلی۔ بھوک نہ لگنا اور ہیضہ کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ ۔/10 ۔/20

قند شفاء۔ جوشاندے کا انسٹنٹ پاؤڈر۔ انفلوئنزا۔ نزلہ۔ زکام اور سر درد میں مفید ۔/15

حب سعال: گلے کی خراش اور کھانسی کیلئے بہترین گولیاں ۔/10

اکسیر نونہال: (شربت) بچوں کے پیٹ کی صفائی۔ ازالۂ قبض اور معدہ و جگر کی اصلاح کیلئے بہت مفید ہے ۔/15

سپاری پاک: سیلان الرحم (لیکوریا) کیلئے حیرت انگیز دوا ۔/40

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ **ربوہ**

بواسیر کی ادویات

		قیمت
☆ بواسیر خونی و بادی کے لئے۔ بفضلہ تعالیٰ بہت مفید و موثر ہے	PILES COURSE	55/-
☆ مقعد کی شدید خارش کے لئے	ANUS ITCH CURE	20/-
☆ پرانی قبض' پاخانہ سخت اور دقت سے آئے	CONSTIPATION CURE	20/-
☆ مقعد میں کٹاؤ (چیر) آنے کے لئے	FISSURE CURE	20/-
☆ مقعد کے گہرے رستے ہوئے زخم (ناسور) بھگندر کیلئے	FISTULA CURE	20/-
☆ مقعد سے خون بہت زیادہ آنے کے لئے	HEMORRHAGE CURE	20/-
☆ موٹے اور سخت ضدی بواسیری مسّوں کیلئے	HEMORRHOIDS CURE	20/-
☆ پاخانہ وغیرہ کے وقت مقعد کا باہر نکلنا	PROLAPSUS CURE	20/-
☆ مقعد کی درد' جلن' سوزش' خارش اور بواسیری مسّوں کیلئے سکون بخش مرہم ہے	PILES OINTMENT	8/-

نوٹ : ایک سے زیادہ تکالیف اکٹھی ہوں تو ان سب تکالیف کی ادویات بیک وقت اکٹھی استعمال کی جائیں- اس طرح یہ مکمل مزاجی علاج ہو گا- جس سے جلد تر شفاء کی امید ہے- تفصیلی لٹریچر منگوانے کے لئے ۔/2 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرمائیں-

کیور یٹو انٹرنیشنل- ربوہ
فون کلینک 606 (04524) ہیڈ آفس 771 (04524)
سیلز 211283 (04524) فیکس 212299 (92-4524)

پتہ